

## 1485-کیا نوح علیہ السلام کی کشتی مل چکی ہے

### سوال

میں نے یہ سنا ہے کہ نوح علیہ السلام کی کشتی چند سال قبل ملی ہے جس کا مرجع قرآن مجید تھا اور انجلیس کے معارض تھی تو کیا یہ صحیح ہے؟

### پسندیدہ جواب

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۱۰۰ ان سے پہلے قوم نوح نے بھی ہمارے بندوں کو جھلکایا تھا اور دیوانہ بتلا کر جھرک دیا تھا، تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں بے بس ہوں تو میری مدد کر، پس ہم نے آسمان کے دروازے زور کے میز سے کھول دیا، اور زمین سے چھوٹوں کو جاری کر دیا تو پانی اس کام کے لیے جمع ہو گیا جو مقدار کیا گیا تھا، اور ہم نے اسے تنفس اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کر لیا، جو ہماری نظروں کے سامنے چل رہی تھی یہ اس کا کسی طرف سے پہلے تھا جس کا کفر کیا گیا، اور بلاشبہ ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا بنا تو میرا حذاب اور میری ڈرانے والی بامی کیسی رہیں ۹۔ الفر (9-16)۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ اس کی تفسیر میں کہتے ہیں :

فرمان باری تعالیٰ ہے ۱۰۰، اور بلاشبہ ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا کر باقی رکھا کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا۔

اس سے مراد عبرت ہے، اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے کشتی مراد ہے کہ اسے بطور نشانی پھوڑ دیا کہ نوح علیہ السلام کے بعد آنے والی قوم اس سے عبرت حاصل کرے اور رسولوں کی تکذیب نہ کریں۔

قادة رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کشتی کو جزیرہ میں ایک باقر دی نامی جگہ میں بطور عبرت اور نشانی (عراق میں ایک جگہ کا نام ہے) پھوڑ دیا جتنی کہ اس امت کے پہلے لوگوں نے اسے دیکھا، حالانکہ اس کے بعد کتنی کشتیاں تھیں جو کہ مٹی اور ریت بن چکیں ہیں۔

اور ظاہر یہی ہے کہ اس سے جنس سفن (کشتی) مراد ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے :

۱۰۰ اور ان کے لیے ایک نشانی (یہ بھی) ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو بھری ہوتے کشتی میں سوار کیا، اور ان کے لیے اس جیسی اور جیزیں پیدا کیں جن پر یہ سوار ہوتے ہیں ۱۱۔ اس (41-42)۔

اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے فرمان کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے :

۱۰۰ جب پانی میں طغیانی آگئی تو اس وقت ہم نے تمیں کشتی میں چڑھایا تاکہ اسے تمہارے لیے نصیحت اور یادگار بنادیں اور (تاکہ) یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں ۱۱۔ الحادث (11-12)

تو اس لیے یہاں کہاں کہ (کوئی ہے نصیحت حاصل کرنے والا) یعنی کوئی ایسا ہے جو نصیحت اور عبرت حاصل کرے۔ انتہی۔

تو اس طرح حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ کی اس آیت (وَقَدْ تَرَكَنَا) کی تفسیر تین اقوال پر مستتمل ہے :

اول :

یہ اس سے مراد یہ ہو کہ ہم نے آنے والوں کے لیے یہ قصہ عبرت اور نصیحت کے پھوڑا۔

دوم :

یہ اس سے مراد یہ ہو کہ ہم نے نوح علیہ السلام کی کشتنی کو باقی رکھا تاکہ آنے والی قومیں اسے دیکھ کر نصیحت حاصل کریں اور عبرت پھر ہیں کہ اللہ تعالیٰ مونمنوں کو نجات اور کافروں کو حلاک کرتا ہے۔

سوم :

یہ کہ اس سے مراد یہ ہو ہم نے جس سفن (کشتنی) کو زمین میں چھوڑا اور انسان کو سکھایا تاکہ وہ عبرت حاصل کرے کہ اس پر کس طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں، اور کس طرح نوح علیہ السلام اور مونمنوں کو ان موجود اور معروف کشتنیوں کی مثل سے نجات دینے کے بعد ان کی اولاد باقی رکھی۔

بہ حال نوح علیہ السلام کی کشتنی کا مل جانا اور اسے نوح علیہ السلام کے بعد آنے والی قوموں کا دیکھ لینا تاکہ یہ کشتنی ان کے لیے باعث عبرت اور نصیحت ہونہ تو خلاف شرع ہے اور نہ ہی خلاف عقل۔

لیکن کشتنی کے ثبوت کی کیفیت میں ہر ٹنے والی کشتنی کے بارہ میں کہنا کہ یہ نوح علیہ السلام کی کشتنی ہے توجہ بھی پرانی کشتنی پانے اور وہ یہ دعویٰ کر دے کہ یہ کشتنی نوح ہے اور اس کے دعویٰ کو مان لیا جائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔